ڈاکٹر جمیل جالبی بطور ماہرِ لسان

ڈاکٹر سمیرا انجم
لیکچرار اردو
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین، دائرہ دین پناہ، ضلع مظفر گڑھ

JAMIL JALIBI AS A LINGUIST

Sumaira Anjum, PhD
Lecturer in Urdu
Govt. Degree College(W)
Daira Din Panah, Muzaffar Garh

Abstract

Jamil Jalbi is well known historiographer, critic, linguist, translator and editor. He has written *History of Urdu* literature in four volumes. He has compiled a dictionary of Urdu which is very helpful for students and scholars alike. Besides, Jamil Jalbi has also compiled an Uurdu English dictionary namely *Qaumi Urdu Lugat*, which is comprised of almost two lacs words. This article is an effort to review and acknowledge his services as a linguist. His objectives, method ,importance and objections of his critics have been included in the article.

Keywords:
جمیل جالبی، سید حسن، ایسٹ انڈیا کمپنی، رضیہ نور محمد، سید احمد دہلوی، حنیف کیفی،
زبان، انسان، اُردو، انگریزی، ہندوستان

زبان انسان کے مافی الضمیر کو بیان کرنے کا اہم آلہ ہے اور اس کا اصل سرمایہ الفاظ ہیں۔ کسی بھی زبان کے لسانی سرمائے کی حفاظت اور توسیع کے لیے لغات کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں بلکہ جدید سائنسی و صنعتی ترقی نے لغات کی اس اہمیت کو دوچند کر دیا ہے۔ انسان کی روز افزوں ترقی کرتی زندگی کی ترجمانی کے لیے زبان کی وسعت اور ہمہ گیری مسلمہ ہے۔ زبان کو اپنے عصر سے ہم آہنگ کرنے کے لیے دیگر زبانوں سے ارتباط کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

اردو زبان اس لحاظ سے خوش قسمت تصور کی جا سکتی ہے کہ اسے اپنے ابتدائی اور ارتقائی ادوار ہی میں لغت نویسوں کی توجہ میسر آ گئی تھی۔ اردو میں لغت نویسی کی ابتدا کا سہرا اہل یورپ کے سر باندھا جاتا ہے۔ اردو زبان کی اولین لغت ۱۶۳۰ء میں ترتیب دی گئی۔ رضیہ نور محمد اس بارے میں رقم طراز ہیں:

> ''گیریرسن نے لنگوسٹک سروے آف انڈیا کی جلد نہم میں ہندوستانی لغات و قواعد کی جائزہ لیتے ہوئے جو تفصیلات دی ہیں، ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو کی سب سے پہلی لغت مسٹر کورچ کے ہاتھ کا ایک قلمی نسخہ ہے۔ جس میں فارسی، ہندوستانی، انگریزی اور پرتگالی الفاظ یکجا درج تھے۔ اس کی تالیف ۱۹۳۰ء میں سورت کے مقام پر ہوئی۔''(۱)

ہندوستان پر ایسٹ انڈیا کمپنی کے تسلط کے بعد ہندوستانی زبان کی تعلیم کے پیش نظر لغت نویسی کی ضرورت اور اہمیت دوچند ہو گئی۔ اسی ضرورت کے پیش نظر یورپی مؤلفین نے فرہنگیں اور لغات مرتّب کیں۔ ڈاکٹر ہیزی ہیرسن، کپتان جوزف ٹیلر، کپتان ٹامس پیکر، جان شیکسپیئر، ڈنکن فاربس، ڈاکٹر فیلن، جان پلیٹس وغیرہ نے ہندوستانی انگریزی لغت مرتب کیے۔ یہ تمام لغات اور فرہنگیں کمپنی کے تاجروں اور افسران کو ہندوستانی (اردو) سکھانے کی غرض سے مرتّب کی گئیں۔

انگریز اور فرانسیسی مرتبین کی لغات سے ہٹ کر اگر اردو میں لغت نگاری کا جائزہ لیا جائے تو اردو میں باقاعدہ لغت نگاری کی ابتدا مولوی سید احمد دہلوی کی فرہنگ آصفیہ (۱۸۶۸ء) کو قرار دیا جا سکتا ہے جو چار جلدوں میں مکمل ہوئی۔ امیر مینائی کی حرف الف کی تقطیع پر مشتمل پہلی جلد ۱۸۹۱ء میں سامنے آئی۔ 'نور اللغات' ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی۔ ان کے علاوہ خواجہ عبدالحمید کی 'جامع اللغات'، مہذب لکھنوی کی 'مہذب اللغات' اور مولوی عبدالحق کی 'لغت کبیر' اور اردو لغت بورڈ کی تاریخی اصول پر شائع کردہ لغت 'اردو لغت' کو لغت نگاری کی باقاعدہ اور کامیاب کوشش قرار دیا جا سکتا ہے۔

لغت نگاری ایک پیچیدہ اور محنت طلب کام ہے۔ اردو زبان کے سلسلے میں جو لغات مرتب کی گئیں ان کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ لغت نگاری کے جو بھی کام منظر عام پر آئے چاہے وہ انفرادی کوشش تھی یا اجتماعی، اس کام میں اغلاط اور اشتبہات سے بچنا مشکل ہے۔ لغت نویسی کے لیے بے انتہا تلاش و جستجو،

تحقیق وتفتیش اور تفحص کی ضرورت ہوتی ہے۔اردو چونکہ ایک مخلوط زبان ہے لہذا اردو لغت کی تیاری کے مسائل بھی زیادہ ہیں ۔اردو میں مقامی بولیوں کے علاوہ عربی، فارسی ،ترکی، ہندی، سنسکرت اور پرتگالی کے الفاظ بکثرت پائے جاتے ہیں ۔لہذا اردو کی ایک جامع لغت مرتب کرنا جان جوکھوں کا کام ہے ۔اردو زبان کی لغت نویسی کے مسائل کے بارے میں پروفیسر سید حسن رقم طراز ہیں:

"اگرچہ ایشیا و یورپ میں بعض اہم زبانوں کی عمر بہت مختصر ہے لیکن ڈھائی سو سال کے عرصے میں اس نے تحول وتکامل کی بہت سی منزلیں طے کر لی ہیں ۔اس کے الفاظ کے املاء، معانی ومفاہیم اور استعمال میں تھوڑی تھوڑی مدت میں ان تبدیلیوں کی تاریخ وتشریح کرنا ہوگی ۔"(۲)

لغت نگار کے لیے ضروری ہے کہ وہ متعلقہ زبان کا وسیع علم رکھتا ہو۔لغت نگار کو بیک وقت ایک ماہر لسان، ناقد اور ایک محقق کے فرائض انجام دینے چاہئیں ۔لغت نگار کے لیے ضروری ہے کہ وہ الفاظ کے لغوی اور مجازی معنوں کی تشریح کرنے کے علاوہ الفاظ کے مترادف فراہم کرے،ان کا محلِ استعمال بتائے،ان کی اصل کا کھوج لگائے ۔الفاظ کے درست تلفظ کی نشاندہی اور معیاری عوامی تلفظ کی نشاندہی کرنا بھی لغت نگار کے فرائض میں شامل ہے ۔ان امور کے علاوہ الفاظ کے مرکبات اور مشتقات کی وضاحت کرتے ہوئے ان کے معنی بیان کرنا، الفاظ کے معانی کے سلسلے میں درست اور غلط کا تعین بھی لغت نگار کے فرائض میں شامل ہے ۔متروک اور رائج الفاظ کی نشاندہی بھی ضروری ہے ۔یہ اصول اور فرائض یک لسانی لغت کے حوالے سے درج کیے گئے ہیں جبکہ ذولسانی لغات کے سلسلے میں لغت نگاری کے فرائض میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے ۔ ذولسانی لغت نگار کا اوّلین فریضہ ہے کہ وہ الفاظ کا ترجمہ اور تشریح دوسری زبان کے الفاظ میں کرے ۔اس مقصد کے لیے دونوں زبانوں کے مزاج سے واقفیت ازحد ضروری ہے ۔ذولسانی لغات کے مرتب کے لیے ضروری ہے کہ زبانوں کے تہذیبی پس منظر سے اچھی واقفیت رکھتا ہو ۔بقول ڈاکٹر حنیف کیفی:

"اکثر وبیشتر ایک زبان کے الفاظ کو دوسری زبان میں منتقل کرنے کا عمل ایسی صورت اختیار کر لیتا ہے جس میں اصل زبان کی روح بری طرح مجروح ہوتی ہے ۔یہ ایک ایسا کانٹوں بھرا راستہ ہے جس پر ایک دو لسانی لغت نویس Bilingual Lexicographer کو بڑی احتیاط سے قدم رکھنا اور بہت سنبھل سنبھل کر چلنا ہوتا ہے ۔"(۳)

لفظ شناسی کو ایک تخلیقی عمل قرار دیا جاتا ہے ۔ڈاکٹر جمیل جالبی نے جہاں ایک طرف تحقیق،تنقید اور ترجمہ نگاری میں اپنے فن کا لوہا منوایا ہے وہیں لغت نویسی کے میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں ۔ لسانیات سے اپنی دل چسپی کے بارے میں وہ لکھتے ہیں:"لسانیات سے بھی مجھے گہری دلچسپی ہے ۔اشتقاق کی تلاش میں ایک لطف آتا ہے ،لفظوں کے معنی تلاش کرنے اور متعین کرنے میں مجھے ایک خاص کیفیت کا احساس ہوتا ہے ۔"(۴)

ڈاکٹر جمیل جالبی کو قدیم اردو سے ایک خاص دلچسپی رہی ہے ۔تاریخ ادب اردو مرتب کرنے کے سلسلے میں بھی ان کا واسطہ قدیم مخطوطات سے رہا ہے ۔قدیم اردو الفاظ سے واقفیت اور دلچسپی کے باعث انھوں نے لغت نگاری کے سلسلے میں بھی اردو ادب کی گراں مایہ خدمت سرانجام دی ہے ۔اردو اور انگریزی لغات نگاری کے سلسلے میں انھوں نے درج ذیل لغات مرتب کی ہیں:

- قدیم اردو کی لغت ،دسمبر ۱۹۷۳ء، مرکزی اردو بورڈ، لاہور
- قومی انگریزی اردو لغت ۱۹۹۲ء، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد

قدیم اردو کی لغت : ڈاکٹر جمیل جالبی کی مرتّب کردہ ''قدیم اردو کی لغت' مرکزی اردو بورڈ، لاہور سے پہلی دفعہ دسمبر ۱۹۷۳ء میں شائع ہوئی ۔انتساب پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کے نام ہے، لغت کا 'تعارف' ادیب مصنف اشفاق احمد کا لکھا ہوا ہے ۔کتاب کی اہمیت اور افادیت کے حوالے سے اشفاق احمد لکھتے ہیں:

> ''اس لغت کے مطالعے سے یہ بات بھی قاری کے سامنے آئے گی کہ ہمارے اسلاف لفظوں کو کس تلفظ سے ادا کرتے تھے؟ ان کی املاء کیا تھی ؟ ان کے اصول و قواعد کیا تھے ؟ اور پاکستان کی علاقائی زبانوں نے اردو زبان کی ابتدائی تشکیل میں کیا کردار ادا کیا تھا ؟ آپ کو اس لغت میں قدیم اردو کے ہزاروں الفاظ ملیں گے جو آج بھی پاکستان کی علاقائی زبانوں میں زندہ و مستعمل ہیں اور ہمیں دعوتِ فکر دیتے ہیں۔''(۵)

قدیم اردو کی لغت کو اپنی نوعیت کی پہلی لغت قرار دیا جاتا ہے کیونکہ اس میں صرف وہ الفاظ شامل کیے گئے جو اردو کے قدیم ادب میں استعمال ہوئے اور دیگر لغات میں وہ الفاظ نظر نہیں آتے ۔قدیم اردو کی لغت نویں صدی ہجری سے لے کر بارہویں صدی ہجری کے اوائل تک کے ادب کا احاطہ کرتی ہے ۔ڈاکٹر جمیل جالبی نے اس لغت میں وہ الفاظ بھی شامل کیے ہیں جو اردو کی پہلی مثنوی 'مثنوی کدم راؤ پدم راؤ' میں استعمال ہوئے ہیں ۔اس کے علاوہ اس میں گجری اردو میں تحریر کردہ کتب مثلاً شیخ باجن، شاہ جیو گام دھنی، قاضی محمود دریائی اور خوب محمد چشتی کی تصانیف کے الفاظ بھی ملتے ہیں ۔اس کے علاوہ عادل شاہی اور قطب شاہی ادوار کی تصانیف کے الفاظ بھی اس لغت میں شامل کیے گئے ہیں ۔

ڈاکٹر جالبی چونکہ قدیم اردو ادب سے متعلق مخطوطات اور کتب سے استفادہ کرتے رہے ہیں لہٰذا قدیم اردو سے متعلق نامانوس اور اجنبی الفاظ کے معانی متعین کرنے کے بعد انھیں محفوظ کر لیتے ۔جب یہ الفاظ کا ذخیرہ اچھی خاصی تعداد میں جمع ہو گیا تو انھوں نے عام لوگوں کے فائدے کے لیے ان الفاظ کو قدیم اردو کی لغت کے نام سے شائع کرنے کا منصوبہ بنایا اور ان کی یہ کوشش ایک مستقل تالیف کی صورت میں ہمارے سامنے آئی ۔یہ لغت تقریباً گیارہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہے ۔قدیم اردو کی لغت مرتّب کرنے کے لیے ڈاکٹر جالبی نے تقریباً دو سو مخطوطات اور قدیم مطبوعات سے استفادہ کیا ۔

لغت مرتب کرنا ایک دشوار عمل ہے اس کے لیے مرتب کو بہت جانچ پڑتال اور تحقیق کے عمل سے گزرنا پڑتا ہے ۔قدیم زبان کی لغت مرتب کرنا اس سے بھی زیادہ مشکل کام ہے کیونکہ الفاظ کے معانی متعین کرنے میں مرتب کو قیاس کا سہارا بھی لینا پڑتا ہے ۔ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر کے بقول:

"دکنی ادب کے لغت کی تشکیل اور تہذیب کے عمل میں چونکہ ذخیرۂ الفاظ کے معنوی خدوخال ابھارنے میں قیاس کو بنیادی اور اساسی حیثیت حاصل تھی اس لیے قیاس آرائی اگر وجدانی اور مکاشفاتی رنگ و آہنگ سے لذت گیر نہ ہوتی ،تو معنی کے درست تعین کی یہ روایت اپنی اصل اور حقیقی صورت سے مملو نہ ہو پاتی ۔"(۶)

قدیم اردو کی لغت کے پیش لفظ میں ڈاکٹر جمیل صاحب نے لغت مرتب کرنے کے طریقۂ کار پر روشنی ڈالی ہے :"اس لغت کو مرتب کرتے وقت میں حسب ضرورت مصدر، حاصل مصدر، امر، ماضی مطلق ، مرکبات و مشتقات کی بیشتر شکلیں شامل کر دی ہیں تا کہ قدیم ادب کا مطالعہ کرنے والے کو مصدر کی بدلی ہوئی شکل پہچاننے میں وقت نہ ہو۔ ساتھ ساتھ اگر ایک ہی لفظ مختلف املائی شکلوں میں ملا تو اس کی یہ شکلیں بھی شامل کر دی ہیں تا کہ پڑھنے والے کو کسی غلط فہمی یا الجھن کا شکار نہ ہونا پڑے ۔اس کے علاوہ اگر مختلف مآخذ سے ایک ہی لفظ کے مختلف معانی سامنے لائے ہیں تو ان سب معانی کو اسی لفظ کے تحت یکجا کر دیا ہے ۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ اس لغت میں الفاظ کے وہی معنی دیے گئے ہیں جو قدیم دور میں رائج تھے ۔بہت سے الفاظ کے معنی ایسے ہوں گے جو آج کے معنی سے مختلف مثلاً بانگ کے معنی اذان ،جنگی کے معنی سپاہی ،ہوادار کے معنی عاشق و دوست ،البتہ کے معنی یقیناً ،ضرور کے معنی بے شک ،چال کے معنی گھر ،پاک کرنی کے معنی جھاڑو ،اڑانی کے معنی پنکھا ،اُبرنی کے معنی اوڑھنی ،دوپٹہ وغیرہ ۔"(۷)

یہ لغت ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے ۔کتاب کے اختتام پر ان کتب کی تفصیل دی گئی ہے جن سے لغت کے لیے الفاظ منتخب کیے گئے ہیں ۔لغت کی ترتیب میں حروف تہجی کی ترتیب کو مدنظر رکھا گیا ہے ۔قدیم اردو کی لغت مرتب کرتے ہوئے ڈاکٹر جالبی نے قدیم مخطوطات کے لفظوں کو قدیم طریقۂ املا کے مطابق تحریر کیا ہے ۔ ایسا کرنے سے قارئین الفاظ کے قدیم املائی صورت سے واقف ہو جاتے ہیں مثلاً کچھ الفاظ درج ذیل ہیں:

قدیم اردو کی لغت	جدید املاء
آپنا	اپنا
آرایش	آرائش
تواف	طواف
تھار	تھال

یگانت	یگانگت
پینے	یعنی (ص۹، ۱۰، ۸۶، ۲۳۴)

ڈاکٹر جالبی نے اس لغت میں اس بات کا خاص اہتمام کیا ہے کہ ایک ہی لفظ مختلف مخطوطات میں مختلف املائی صورتوں میں لکھا گیا ہے تو اس لفظ کی تمام اشکال پیش کی جائیں ۔قدیم اور جدید املاء میں بنیادی فرق ہے کہ قدیم املاء میں الفاظ کو جوڑ کر لکھا جاتا تھا جبکہ جدید املاء میں الفاظ کو الگ الگ لکھا جاتا ہے ۔مثلاً:

قدیم املاء	جدید املاء
آپی	آپ ہی
آئیاں	آئی ہیں
توج	تجھ کو
تولگن،تو لگوں	جب تک،تب تک
یوچ ۔یونچ	یوں ہی (ص،۹، ۱۳، ۸۶، ۲۳۴)

جدید اردو املاء میں ہائے ہوز، ہائے مخلوط اور دو چشمی ہائے کے استعمال میں بھی خاصا فرق آچکا ہے ۔مثلاً:

کھلاتا	کہلاتا
کھوایا	کہلوایا
کھنا	کہنا
کھستان	کوہستان

ڈاکٹر جالبی نے چونکہ اس لغت میں درج الفاظ ،قدیم مخطوطات اور کتب سے جمع کیے ہیں لہذا معانی کے اندراج میں انھوں نے اس بات کا خاص خیال رکھا ہے کہ ہر لفظ کے معنی درج کرتے ہوئے مختلف معانی دیے جائیں تا کہ مختلف قدیم متون کی تفہیم میں قاری کو کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے مثلاً درج ذیل معانی دیکھیں:

چال،	گھر ،مکان ،رفتار ،روش ،طرز
توڑا،	زرہ ،توڑی کی بندوق
آہار،	خوراک ،کھانا ،مسطر ،پر پھیری جانے والی لئی ۔
آلی	جانب ،طرف ،سہیلی ،سکھی ،محبوب ،چنچل ،اعلیٰ ،عالی ،رنگین مزاج
آکار	مقید ،تعلق ،نظر ،صورت ،روپ ،ہیئت ،ظہور ،خوش ترتیبی ،خوش شکل ۔(۸۶، ۱۳، ۱۱)

ڈاکٹر جمیل جالبی نے قدیم اردو کے ان الفاظ کو بھی نظر انداز نہیں کیا جو علاقائی زبانوں میں بھی

پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ ان الفاظ کا استعمال جدید اردو میں رائج نہیں ہے۔ مثلاً درج ذیل الفاظ:

آسا (آشا)	آس امید
چمتکار	کرامت، نادر
آکار	مقید، تعلق، نظر، صورت، روپ، ہئیت
تمبو	خیمہ
آساوری	سسرال
دھیوتا	نواسہ
جگ	زمانہ (ص ۱۱، ۱۰۹، ۱۹۳، ۲۲۲)

ڈاکٹر جالبی نے اس لغت میں مصدر، حاصل مصدر، امر، ماضی مطلق، مرکبات و مشتقات کی بیشتر شکلیں درج کی ہیں تاکہ قدیم ادب کی قرأت میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ مثلاً ایک ہی لفظ کی مختلف صورتوں کو درج کرنے کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

آلیس	سستی، دیری، غنودگی
آلسی	کاہلی، خواب آلود
آلکسیا	سست، کاہل
آرتا	نظر بد دور کرنے کا عمل، بلا دور
آرتی	دیوتاؤں کی مورتی کے چاروں طرف چراغ پھرانے کی رسم۔
شارہ	وہ بھجن جو آرتی کے وقت گایا جاتا ہے۔حمد
آرت کرنا	آرتی اتارنا، ہندوؤں کی ایک مذہبی رسم

مشفق خواجہ نے اپنے مضمون "قدیم اردو لغت" کے حوالے سے بعض تسامحات کی نشاندہی کی ہے۔ ملاحظہ ہو:

۱۔ کہیں واحد کو لغت بتایا ہے اور کہیں جمع کو، اور کہیں دونوں ہی کو الگ الگ لغت مان کر معنی درج کر دیے گئے ہیں۔

۲۔ الفاظ کی مختلف املائی صورتوں کا اندراج الگ الگ ہوا ہے مثلاً اپڑنا بھی ہے اور "اپنڑنا" بھی لیکن دونوں جگہ یہ نہیں بتایا گیا کہ اس لفظ کی دوسری املائی صورت بھی ہے جسے اس لغت میں شامل کیا گیا ہے۔ ایسے الفاظ کے ساتھ دیگر حوالے نہیں دیے گئے جو دینا ضروری تھے۔

۳۔ بعض جگہ الفاظ کے اندراج میں اندرونی الفبائی ترتیب کو ملحوظ خاطر نہیں رکھا گیا مثلاً "اساس" کے بعد "اوساس ہے" اور پھر اساس (بلا شد) ان الفاظ کی ترتیب یوں ہونی چاہیے تھی۔ "ساس، اساس، اوساس"

۴۔بعض الفاظ مرکبات میں ملتے ہیں لیکن اسے الگ سے لغت نہیں بنایا گیا جیسے 'باتی'' بمعنی بات موجود نہیں ہے لیکن ''ملتی باتی'' کو لغت بنایا گیا ہے۔

۵۔لغت میں مصدر کی بدلتی ہوئی تمام صورتیں ملتی ہیں جو عام روش کے خلاف ہے لیکن دکنی کی حد تک اس اصول کی پیروی نہیں ہوسکتی کیونکہ قاری کو بعض اوقات کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کوئی خاص لفظ کس مصدر سے بنایا گیا ہے۔

۶۔بعض الفاظ جن کی املائی صورت ایک جیسی ہے ان کے معنی ایک ہی جگہ لکھ دیتے ہیں مثلاً ''آلی'' بمعنی محبوب اور'' آلی ''(جو''عالی'' کی املاء ہے) دونوں کو ایک ہی جگہ درج کر کے مختلف معانی ایک ساتھ لکھ رہتے ہیں۔

۷۔آلی اور (عالی) کو لغت قرار دینا درست نہیں ۔(۸)

ڈاکٹر محمد علی اثر نے اپنے مضمون ''ڈاکٹر جمیل جالبی اور دکنی ادب کی تحقیق''میں چند الفاظ کی فہرست پیش کی ہے جو ان کے خیال میں قدیم اردو کی لغت میں شامل ہونے سے رہ گئے ہیں، درج ذیل ہیں:

۱۔ بنگا (ٹیڑھا،ترچھا) بنگی (ٹیڑھی) نوا چاند بنگی کھرک ہے کہ جان (دیپک، پتنگ)

۲۔ نپج (پیدائش) نپجنا (پیدا ہوا) نپجیا (پیدا ہوا)
نپج فاضلاں کا ہے اس ٹھار میں (قطب مشتری)
نہ نپجے نہ نپجیا ہے اس ٹھان میں (سیف الملوک وبدیع الجمال)

۳۔ پھاڑ (پہاڑ) پھاڑاں (پہاڑ کی جمع) پھاڑے پھاڑ (پہاڑ پہاڑ)
کنکر میں گھوس کر پھاڑ کوں کون دیکھیا ہے ۔(سب رس)
دانش کے تیشے سوں پھاڑاں الٹایا تو یو شیریں پایا (سب رس)''(۹)

ان اعتراضات کا جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ خامیاں اس لغت کی قدر وحیثیت کو کم نہیں کرسکتیں اور یہ خامیاں اور اعتراضات نظر انداز کیے جاسکتے ہیں۔مشفق خواجہ خود اس بات کا اعتراف کرتے ہیں:

''جالبی صاحب کا یہ کام اپنے موضوع پر بڑی حد تک پہلا کام ہے۔خوبیوں کا پلہ بھاری ہے اور خامیاں ایسی نہیں ہیں کہ جن کی تصحیح آئندہ ایڈیشن میں نہ ہو سکے''۔(۱۰)

قومی انگریزی اردو لغت

اردو میں ذولسانی لغات کی تدوین کی روایت چار سو سال سے زیادہ پرانی ہے۔پہلی انگریزی لغت ۱۵۹۵ء میں ایک پرتگالی نے مرتب کیا۔انگریزوں کے برصغیر پر اقتدار مستحکم ہونے سے بہت پہلے ذولسانی لغات مرتب کیے جارہے تھے جن میں جارج ہیڈ لے فوربز اور فیلن کی انگریزی اردو لغت شامل ہیں۔اپنے زمانے کے لحاظ سے ان لغات کا دائرہ اثر اور ان کی معنوی اہمیت قابل قدر رہی ہوگی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ علمی، فکری، معاشی، معاشرتی اور تکنیکی شعبوں میں ترقی کے باعث یہ لغات جدید دور کا ساتھ نبھانے

سے قاصر نظر آتی ہیں ۔لغت نویسی ایک مشکل فن ہے لیکن ذولسانی لغت مرتب کرنا اس سے زیادہ پیچیدہ عمل ہے ۔ذولسانی لغات مرتب کرنے کے لیے کم سے کم دو زبانوں کا علم ہونا ضروری ہے ۔دو زبانوں سے واقفیت رکھنے سے مراد محض سرسری واقفیت نہیں لغت نویسی کے لیے الفاظ کی روح تک رسائی ضروری ہے ۔لفظوں کے تاریخی ارتقا کے شعور کے ساتھ ساتھ مختلف ادوار میں زبانوں کے ارتقائی مدارج سے آگاہی رکھنا ضروری ہے ۔کسی زبان کے الفاظ خاص طور پر ان کی ترکیبی اور محاوراتی شکلوں کو دوسری زبان میں منتقلی کے عمل میں پیچیدگی ہی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب لغت نویس ان زبانوں کے مزاج اور تہذیبی اقدار سے ناواقف ہو ۔

اردو کی ابتدائی ذولسانی لغات اپنے دور کی ضروریات کے لیے شاید شافی و کافی تھیں لیکن وقت کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جدید ذولسانی لغت کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ڈاکٹر جالبی نے ''قومی اردو لغت'' مرتب کی جو ۱۹۹۲ء میں شائع ہوئی ۔ڈاکٹر جمیل جالبی لغت کی ضرورت کے بارے میں لکھتے ہیں:

> ''اس لغت کا بڑا مقصد جو الفاظ ،معانی کی تعداد کے اعتبار سے آج تک شائع ہونے والی ہر لغت سے زیادہ ضخیم ہے ، کہ وہ لوگ جو اردو میں کسی بھی موضوع پر لکھنا چاہتے ہیں یہ لغت ، الفاظ ، اصطلاحات یا نئے تصورات کی تفہیم میں ان کی مدد کرے اور جب ہم اردو زبان کا ذکر کرتے ہیں تو اس میں تمام پاکستانی زبانوں کو بھی شامل کرتے ہیں ۔'' (۱۱)

ڈاکٹر جمیل جالبی نے ''قومی انگریزی اردو لغت'' کے مقدمے میں ان اصولوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے جن کی بنیاد پر یہ لغت مرتب کی گئی ہے ۔''قومی انگریزی اردو لغت'' اور دیگر لغات کے درمیان فرق کو واضح کرتے ہوئے ڈاکٹر جمیل جالبی لکھتے ہیں:

> ''اس لغت میں اردو زبان کے لسانی مزاج کے مختلف رنگوں اور خوشبوؤں کو ملا کر نئے مفاہیم، نئے معانی، اور ان کے نئے رخوں کو ایک واضح صورت دینے کی کوشش کی گئی ہے ۔اظہار بیان کے نئے پیرائے زبان میں داخل کر دیے گئے ہیں اس لغت میں آپ کو اردو زبان بدلتی ، نئے شعور، نئے تصورات اور نئے مفاہیم کو سلیقے سے ادا کرتی محسوس ہوگی ۔'' (۱۲)

اس لغت کی تکمیل میں ڈاکٹر جمیل جالبی کے معاونین کی تفصیلی فہرست صفحہ نمبر چودہ پر موجود ہے ۔ڈاکٹر جمیل جالبی نے یہ لغت جدید ترین سائنسی ،معاشی ،معاشرتی ،فکری ،علمی ،ادبی اور ڈحافتی ضرورتوں کے تحت تحریر کی ہے ۔اس لغت میں ۱۷۵۵ء سے قبل متروک ہو جانے والے الفاظ شامل نہیں ۔۱۷۵۵ء سے ۱۹۹۰ء تک استعمال ہونے والے الفاظ اس لغت کا حصہ ہیں ۔لغت میں شامل الفاظ کے تمام ممکنہ معنی درج کیے گئے ہیں ۔اگر ایک اصطلاح یا لفظ مختلف علوم و فنون میں مختلف معانی میں مستعمل ہے تو ہر علم کی ذیل میں اس

کے الگ معانی دیے گئے ہیں ۔اردو الفاظ کے متعدد مترادفات درج کیے گئے ہیں ۔انگریزی الفاظ کے اسم، فعل، صفت، حرف، حرف ربط اور حرف جار وغیرہ کی صورتوں کو اردو میں پیش کیا گیا ہے، چونکہ انگریزی زبان میں اسم اور حرف الگ ہوتے ہیں لہٰذا انھیں اردو میں بھی الگ الگ پیش کیا گیا ہے ۔پاکستان کی علاقائی زبانوں کے ان الفاظ کو بھی استعمال کیا گیا ہے جو اردو میں عام طور استعمال کیے جاتے ہیں ۔معنی کی درست تفہیم کے لیے مختصر جملے بھی درج کیے گئے ہیں ۔اگر ایک انگریزی لفظ مختلف معنوں میں مستعمل ہے تو اسے الگ الگ درج کیا گیا ہے ۔اردو الفاظ پر اعراب لگائے گئے ہیں ۔لغت کے آخر میں ضمیمہ میں اردو کی کم مانوس اصطلاحات کی فہرست فراہم کی گئی ہے۔

'قومی انگریزی اردو لغت' کے مقدمے کے بعد لغت میں استعمال ہونے والے ۲۰ مخففات کی فہرست دی گئی ہے ۔لغت نویسی اور گرائمر کے متعلق اردو الفاظ و اصطلاحات کے انگریزی مترادفات کی فہرست دی گئی ہے ۔اس کے علاوہ اس لغت میں علوم وفنون کے اردو نام اور ان کے انگریزی مترادفات دیے گئے ہیں جن کی تعداد ۲۱۴ ہے ۔ڈاکٹر جالبی نے ویبسٹر ڈکشنری (انسائیکلوپیڈک ایڈیشن) کو بنیاد بنایا ہے ۔لغت میں الفاظ کے ہجے اور مفاہیم پہلے امریکن انگریزی میں اور بعد میں برطانوی انگریزی میں تحریر کیے گئے ہیں ۔اس لغت میں امریکی اور برطانوی لفظوں کے علاوہ اسکاٹ لینڈ، آئرلینڈ، کینیڈا، نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے الفاظ بھی شامل کیے گئے ہیں ۔"قومی انگریزی اردو لغت" میں الفاظ کے معانی درج کرتے ہوئے تمام ممکنہ معانی فراہم کیے گئے ہیں ۔اس خاصیت کی بنا پر اس لغت میں امریکن اور برطانوی انگریزی کے ساتھ ساتھ دوسرے ملکوں کی انگریزی زبان کے معانی تلاش کیے جا سکتے ہیں ۔الفاظ کے معانی کی تشریح کے لیے انگریزی جملوں کا استعمال بھی کیا گیا ہے ۔مثلاً Wil کا ماضی اور ماضی بعید، کسی مزاجی Would, aux, v کیفیت کے اظہار کے لیے مستعمل ہے ۔مثلاً کسی خواہش، آرزو یا مرضی کے اظہار کے لیے (جیسے Would it were there)۔

نیت کے اظہار کے لیے (Those who would wagewar)

رواجِ عمل کے اظہار کے لیے (She would go there daily)

شرط کے اظہار کے لیے (He would if asked)

ترجیح یا پسند کے اظہار کے لیے (He would rather win than lose)

مستقبل کے اظہار کے لیے (They said they would come tomorrow)

کم صاف یا کم واضح بیان یا سوال کے سلسلے میں (Would you be so kind)

(قدیم) واضح ہونا یا پیش Worth (woe worth the day)

'قومی انگریزی اردو لغت' میں ڈاکٹر جالبی نے اپنی تخلیقی صلاحیت کا اظہار کرتے ہوئے الفاظ سازی بھی کی ہے مثلاً جراثیم ربائی Disinfection کے لیے، معلومات بندی، Data Processing کے لیے، نج کاری Privitization کے لیے، چسپاندہ Adhesive کے لیے اور جھری اندازی Tread کے لیے وضع کیے۔

اردو ایک مخلوط زبان ہے ۔اس میں عربی ، فارسی ، ہندی اور انگریزی کے الفاظ شامل ہیں ۔اس طرح اردو کے بہت سے الفاظ انگریزی میں شامل ہوگئے ہیں ۔اس لغت میں ان الفاظ کی نشاندہی کی گئی ہے ۔ دیکھیے: منڈی، بازار: اردو Bazaar, bazar

[دراوڑی: بیل]پان، تنبول، برصغیر کی پان بیل، پان کا پتہ Betel

[اردو]چیتا، گر برائے جنگل Cheetah, (Brit) chetah

[اردو] چوگان یا پولو کے کھیل کا ایک دور Chukker, Chukkar

[اردو] چکار، چکو، کبک، دراج Chukar, Chukar, partridge

[عربی، اردو] علماء (عالم کی جمع) Ulema , Ulma

ڈاکٹر جالبی نے 'قومی انگریزی اردو لغت' میں ایسے انگریزی الفاظ کی نشاندہی کر دی ہے جو تجنیس کے طور پر دو مختلف صورتوں میں مستعمل ہیں ۔ایسے الفاظ میں صرف ہجوں کا اشتراک ہوتا ہے ۔اس طرح ایک لفظ کے تمام ممکنہ معنی معلوم ہوجاتے ہیں اور معانی کا فرق بھی سامنے آجاتا ہے ۔

ڈبل روٹی، چپاتی، پھلکا، نان پاؤ (1)Bread, n

(طباخی) کھانا پکانے سے قبل کچھ کھانے کو روٹی کے ٹکڑوں سے ڈھانپنا Bread, vi

ریا کاری، ظاہر دارانہ گفتگو، تصنع، دکھاوا، (2)Cant: vi

فقیر کی آواز میں روتے، چھینکتے اور گڑگڑاتے ہوئے بولنا Cant: n

خاص یا نمایاں زاویہ، ترچھی لکیر یا سطح Cant, a

(برطانوی بولی) جوشیلا، مضبوط، ہٹا کٹا Cant, a

(بول چال) Cannot کی مختصر شکل Can't

لونگ، قرنفل، گرم علاقوں میں پیدا ہونے والے سدا بہار پودے کے پھول کی کلی (3) Clove

لہسن کی پوتھی، یا گٹھی کی کلی یا قاس، جوا Clove

(برطانوی) اون اور پنیر تولنے کا ایک باٹ جو عموماً ۸ پاؤنڈ کا ہوتا ہے۔ Clove

ڈاکٹر جالبی نے اس لغت میں انگریزی الفاظ کی اسم ،فعل ،متعلق فعل ،صفت وغیرہ کی مختلف

صورتوں کی وضاحت ہر لفظ کے سامنے کر دی ہے۔مثلاً:

مغارہ: زمین میں گہری کھوکھلی جگہ، Cavern, n

کھوہ: غار، کہف، گپھا

اندر رکھنا یا بند کرنا، جیسے کسی غار میں؛ Cavern, v.t

غار کی شکل میں کھوکھلا کرنا

غار غار؛ غار دار؛ کہفی؛ مجوّف Cavernous,a

غاروں سے بھرا ہوا؛ غار کا یا غار کی طرح؛ کئی چھوٹے چھوٹے گڑھوں یا درزوں سے بھرا ہوا، مسام دار؛ کثیر الغار، بجھکا سا

شیخی بھگارنا: اپنے اور اپنی ملکیت کے متعلق ڈینگیں مارنا (اسم فعل) Boast vi

شیخی خوار: ڈینگیں مارنے والا (اسم فاعل) Boaster,n

متکبر، پر غرور، شیخی خورا (اسم صفت) Boastful

شیخی سے، تفاخر سے، تکبر سے، تعلّی سے (متعلق فعل) Boastfully

شیخی، نخوت، تفاخر، تکبر (اسم کیفیت) Boastfullness

فخریہ طور پر، شیخی بگھارتے ہوئے، لاف زنی (متعلق فعل) Boastingly, adv

ڈاکٹر جالبی نے اس لغت میں اصطلاح سازی کی روایت کے مطابق بہت سے الفاظ کو مختصر کر دیا ہے جس سے وہ زیادہ با معنی ہو گئے ہیں۔مثلاً رباطلہ: Converter، گرمابہ: Geyser، خوناب: Serum وغیرہ۔ڈاکٹر جالبی کی اس اختراعی صلاحیت کے بارے میں ڈاکٹر عطش درانی لکھتے ہیں:

"۔۔۔مقامی اور علاقائی الفاظ کو استعمال کرنے کی سعی ہمیں جا بجا ملتی ہے جسے بڑی خوبصورتی کے ساتھ مترادفات کی صورت میں پیش کیا گیا ہے اور عموماً ایسے الفاظ لیے گئے ہیں جو اردو کے قدیم وجدید ذخیروں میں روایت کے ساتھ موجود ہیں۔مقامی زبانوں کے زیر استعمال الفاظ اور تراکیب بھی اس لغت میں عام طور پر ملتی ہیں مقامی طرز اظہار کا یہ استعمال اسم فاعل اور صفت وموصوف بنانے کے لیے بھی استعمال کیا گیا ہے۔جیسے ککڑی سے ککڑیلا، شکر سے شکریلا، تو ند سے تو ندیلا، گوند سے گوندل، مونچھ سے مچھل، گھنٹی سے گھنٹل وغیرہ واؤ عطف اور زیر اضافت کو اردو ہی کی علامات قرار دے کر انھیں یورپی اور مشرقی زبانوں نیز مقامی زبانوں کے الفاظ کی باہمی تراکیب میں بخوبی استعمال کیا گیا ہے۔" (۱۳)

ڈاکٹر جالبی نے لغت کے آخر میں ۴ صفحات پر مشتمل ایک ضمیمہ شامل کیا ہے جس میں ان ۳۵۱، الفاظ کی صراحت کے لیے ان کے اردو انگریزی متبادلات کی فہرست شامل ہے جب کہ انگریزی الفاظ جن اصطلاحات میں استعمال ہوتے ہیں ان کی صراحت متن کے اندر کر دی گئی ہے 'قومی انگریزی اردو لغت' ڈاکٹر جالبی کی انگریزی دانی اور اردو زبان سے ان کی والہانہ محبت کے اظہار کی علامت ہے۔ ''قومی انگریزی اردو لغت'' کے اسلوب کے حوالے سے عبدالعزیز ساحر لکھتے ہیں:

> ''امتزاجی اسلوب اس لغت کی ایک اور اہم خصوصیت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے معنوی حوالے سے اردو زبان کے اردو پن یا آہنگ کو قائم رکھنے کے لیے جو لسانی عمل اختیار کیا وہ ان کی لفظ شناسی اور اس کے امتزاجی پہلوؤں کا آئینہ دار ہے۔'' (۱۴)

''قومی انگریزی اردو لغت'' کے حوالے سے شاہد حمید کا ایک مضمون سالنامہ The annual of Urdu literature, Volume:9 میں 1994ء میں چھپا۔ اس مضمون میں شاہد حمید نے ''قومی انگریزی لغت'' پر چند اعتراضات کیے جنھیں انھی کے الفاظ میں درج کیا جا رہا ہے:

(1) This QD is entirely based on an American dictionary, 'Webster's. To me at least, such a choice is patently misguided. American dictionaries are essential tools to understand the intricacies of American English no doubt, but to select one of them as the basis for a lexicon intended primarily for the people of Pakistan must be based on some incontrovertible logic''.(۱۵)

(2) Yet perhaps a more serious shortcoming is the complete absence of a pronunciation guide to lexical items in the QD" (۱۶)

(3) Countless abbreviations are used in English---------Anyway, abbreviations constitute an integral part of any dictionary. The QD has, however completely ignored them". (۱۷)

(4) Just as in Arabic and Persian, a characteristric of English language is its pharasel verbs. The QD does include them but not in a number commensurate with its size. Take, for example, the verb "to get".By adding prepositions and verbs-such as "bout", across", affer, ahead.......... a vast number of idioms are produced. In the QD only those phrasal verbs have been listed that are formed with addition of "across", around", at", "away with", "by", "off", "together" and" up". Then again each idiom offten affords

more than one meaning. "Take off" for example, is used in no fewer than eleven senses. Of these only two are given in the QD". (۱۸)

(5) Participles are used in English not only for forming various kinds of tenses but also as nouns and adjectives.In English dictionaries they are seldom entered. However, their absence in English-Urdu dictionaries is acctually left.............It is thus crucial to list at least the more complex of such participles". (۱۹)

(6) Finally, as English words and expressions, like any other language,contain multiplicity of meanings, the standard practice is in the west to list them numerically..............The QD on the other hand uses semicolons to separate the different fields of meanings".(۲۰)

ان اعتراضات کے علاوہ شاہد حمید ''قومی انگریزی اردو لغت'' کے حوالے سے اس میں جن خامیوں کی نشاندہی کرتے ہیں ان میں اسم توصیف کو اصطلاح قرار دینا، مختلف اصطلاحوں کو آپس میں گڈمڈ کر دینا، اصطلاحات کا مبہم ترجمہ، ایک لفظ کے تمام ممکنہ معنی دیتے ہوئے غیر ضروری تشریح وتصریح، انگریزی محاورات کی غلط ترجمانی، امریکن انگلش سے ناواقفیت وغیرہ شامل ہیں۔ مضمون کے آخر میں شاہد حمید رقم طراز ہیں:

"Altogether then, the QD does fill a longstanding need, but only to a degree. Its shortcomings spring, in the main, from two sources: (1) the lack of a clear conception of the goals underlying its compilation, along with an inadequate sensitivity to the principles of lexicography,and

(2) a rushed attempt to push the work through the press without allowing either the editors enough time to collect this thoughts and think things through or the proofreaders enough time to ensure greater accuracy in printing". (۲۱)

''قومی انگریزی اردو لغت'' میں انگریزی ڈکشنری کو بنیاد بنانے کے حوالے سے ڈاکٹر جمیل جالبی پیش لفظ میں وضاحت کر چکے ہیں کہ آج انگریزی زبان، برطانوی اثر ونفوذ کے تابع ہی نہیں بلکہ اب زیادہ تر امریکی اقتدار و تسلط کے سہارے دنیا میں عام ہو رہی ہے۔ جدید معیاری سائنسی، معاشی، مالیاتی کتابوں اور کمپیوٹر پروگراموں میں جو زبان استعمال ہو رہی ہے وہ بڑی حد تک امریکی انگریزی ہے۔ دوسرا اعتراض یعنی انگریزی تلفظ کی عدم فراہمی کے متعلق جمیل جالبی نے نئے مقدمے میں کوئی وضاحت نہیں کی البتہ اردو تلفظ کے

بارے میں وہ کہتے ہیں کہ الفاظ پر اعراب کثرت سے لگائے گئے ہیں تاکہ صحیح اردو تلفظ کی ادائیگی میں آسانی ہو۔مخففات کے حوالے سے جمیل جالبی مقدمے میں دعویٰ کرتے ہیں کہ سارے علوم وفنون کے لیے اصطلاحات اور گرائمر کے مخففات اس لغت میں استعمال ہوئے ہیں انھیں فراہم کردیا گیا ہے۔

یہ لغت چوں کہ اردو قارئین کے لیے مرتب کی گئی ہے لہٰذا کسی لفظ یا جملے کی صرفی ونحوی ساخت کی وضاحت کے لیے اردو قارئین کی سہولت کو مدِ نظر رکھا گیا ہے۔اسی طرح محاورات تشریح کے لیے بھی وہی طریقہ اختیار کیا ہے جو اردو قارئین کے لیے مناسب ہوسکتا ہے سب سے اہم بات یہ ہے کہ لغت قومی نقطۂ نظر سے مرتب کی گئی ہے جس کی صراحت جمیل جالبی نے اس لغت کے مقدمے میں کردی ہے لہٰذا اس لغت کو اردو زبان کے نقطۂ نظر سے مرتب کیا گیا ہے جب کہ دیگر جن خامیوں کی نشاندہی شاہد حمید صاحب نے کی ہے وہ اتنی سنگین نہیں جو اس لغت کی اہمیت کو کم کرسکیں خود جمیل جالبی اس لغت کے بارے میں کہہ چکے ہیں:''یہ لغت اختصاص نہیں بلکہ عمومی لغت ہے ایسی عمومیت جس میں اختصاص شامل ہے اور ایسا اختصاص جس میں عمومیت شامل ہے۔''(۲۲)

ڈاکٹر جمیل جالبی کی لغت نگاری کا سلسلہ قدیم وجدید لسانی روایت پر مشتمل ہے۔ایک طرف انھوں نے اردو کے قدیم الفاظ کی لغت مرتب کرکے قدیم اردو کے الفاظ کو محفوظ کرنے کی عمدہ کاوش کی ہے وہیں اس لغت کی مدد سے قدیم مخطوطات کی تفہیم اردو زبان وادب کے قارئین کے لیے سہل بنا دی ہے۔فرہنگ اصطلاحاتِ جامعہ عثمانیہ کی تدوین وترتیب بھی اردو زبان وادب کے فروغ اور اسے جدید عہد کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی عمدہ کاوش ہے بالخصوص اس وقت جب کہ اردو زبان کے بطور علمی اور سائنسی استعمال کے حوالے سے شعور میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور اردو کو بطور سرکاری زبان کے استعمال کی ہر سطح پر کاوش کی جارہی ہے۔ڈاکٹر جمیل جالبی کی مرتب کردہ قومی انگریزی لغت بھی اردو زبان کی ترقی وترویج کے حوالے سے ان کی کاوشوں کی عملی تصویر ہے۔اگرچہ ان کی ترتیب کردہ قومی انگریزی لغت کو حتمی قرار نہیں دیا جا سکتا کیوں کہ کسی بھی زبان میں تبدیلی اور بڑھوتری کا عمل جاری وساری رہتا ہے۔نئے الفاظ کے شامل ہونے کے ساتھ ساتھ بعض الفاظ وقت کے ساتھ ساتھ متروک بھی ہوتے رہتے ہیں لہٰذا وقت کے تقاضوں کے تحت جدید لغت کی ضرورت ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ڈاکٹر جمیل جالبی کی قومی انگریزی لغت اپنے وقت کے لحاظ سے ایک اردو انگریزی لغت کی ضرورت پوری کرنے میں کامیاب رہی ہے۔ڈاکٹر جمیل جالبی کی لغت کے بعد بہت سی ذو لسانی لغات سامنے آئیں لیکن ڈاکٹر جمیل جالبی کی ترتیب کردہ لغت کی اہمیت اپنی جگہ موجود ہے۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) مس رضیہ نور محمد'اردو زبان و ادب میں مستشرقین کی علمی خدمات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ '،(از ۱۷۸۹ تا ۱۹۴۷ء)،مکتبہ خیابان ادب لاہور،۱۹۸۵ء،ص ۱۲

(۲) پروفیسر سید حسن،'لغت نویسی '،مشمولہ،لغت نویسی کے مسائل،مرتبہ گوپی چند نارنگ، کتاب نما جامعہ نگر،۲۵ نئی دہلی،ستمبر ۱۹۸۵ء،ص ۴۲

(۳) ڈاکٹر حنیف کیفی، 'اردو کی دولسانی لغات '،مشمولہ،لغت نویسی کے مسائل،ایضاً،ص ۱۴۱

(۴) اردو تحقیق کی روایت ، ایک مصاحبہ (گوہر نوشاہی،ڈاکٹر جمیل جالبی)،مشمولہ،'ادبی تحقیق'،مرتبہ، ڈاکٹر جمیل جالبی۔مجلس ترقی ادب،لاہور،۱۹۹۴ء،ص۔۳۶

(۵) اشفاق احمد،'تعارف'،مشمولہ، 'قدیم اردو کی لغت'،مرتبہ؛ڈاکٹر جمیل جالبی،باب اوّل،مرکزی اردو بورڈ لاہور، دسمبر ۳ ۱۹۷ء

(۶) عبدالعزیز ساحر،'ڈاکٹر جمیل جالبی، شخصیت اور فن '،اکادمی ادبیات پاکستان،۲۰۰۷ء،ص ۹۳

(۷) ڈاکٹر جمیل جالبی،' قدیم اردو کی لغت' ،(پیش لفظ)،ایضاً،ص ۸

(۸) تفصیل کے لئے دیکھئے مشفق خواجہ،'قدیم اردو کی لغت،'مشمولہ،'جمیل جالبی۔ایک مطالعہ'،ایضاً،ص ۴۲۴۔۴۲۳

(۹) محمد علی اثر،'ڈاکٹر جمیل جالبی اور دکنی ادب کی تحقیق '،مشمولہ،سہ ماہی'ارمغان'(جمیل جالبی نمبر) ،شمارہ نمبر ۳،اپریل،مئی،جون ۱۹۹۶ء،ص ۱۱۴

(۱۰) مشفق خواجہ،'قدیم اردو کی لغت '،مشمولہ،'جمیل جالبی۔ایک مطالعہ'،ایضاً،ص۔۴۲۴

(۱۱) محمد علی اثر، 'ڈاکٹر جمیل جالبی اور دکنی ادب کی تحقیق '،مشمولہ،'ارمغان'،ایضاً،ص ۱۱۴۔۱۱۵

(۱۲) قومی انگریزی اردو لغت'،مرتبہ؛ڈاکٹر جمیل جالبی،طبع اوّل،مقتدرہ قومی زبان،اسلام آباد،۱۹۹۲ء،ص۔ چھ

(۱۳) ڈاکٹر عطش درانی،'اردو لغت کی تدوین اور ڈاکٹر جمیل جالبی '،مشمولہ،'جمیل جالبی۔ایک مطالعہ،ایضاً،ص ۴۳۲

(۱۴) ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر،' ڈاکٹر جمیل جالبی ، شخصیت اور فن' ،ایضاً،ص ۹۷

(۱۵)Shahid Hamid "The annual of Urdu literature"، "Volume:9,1994 Department of Languages and Cultures of Asia, University of Wisconsin - Madison page 162.

(۱۶)same as above ,page 165. (۱۷)same as above, page 165.

(۱۸)same as above,page 165-166. (۱۹)same as above,page 166

(۲۰)same as above, page 166. (۲۱)same as above, page 175.

(۲۲) قومی انگریزی لغت ،مرتبہ: ڈاکٹر جمیل جالبی،ایضاً،ص ۶۰

❁❁❁